معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

دوزخ کے اعمال

(۴)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[۱] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا[۲] [بِغَيْرِ حَقٍّ][۳] لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ،[۴] وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا“.[۵]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی معاہَد کو ناحق قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا، دراں حالیکہ اُس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت پر بھی محسوس ہوتی ہے۔

۱۔ یعنی وہ شخص جو کسی معاہدے کے نتیجے میں مسلمانوں کی ریاست کا شہری بنا ہو۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ معاہدات کی اسلام کے سیاسی اخلاقیات میں کیا اہمیت ہے اور اِن سے روگردانی کے نتائج قیامت میں کس قدر

سنگین ہو سکتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۹۴۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس کے مصادر یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۷۳۷۷۔ مسند احمد، رقم ۶۵۶۹۔ صحیح بخاری، رقم ۶۴۳۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۶۷۸۔ مسند بزار، رقم ۲۱۰۲، ۲۱۱۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۶۹۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۶۹۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۵۰۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۱۴۸، ۱۵۱۴۹۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون نقیع بن مسروح رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اُن سے اِس کے مصادر درج ذیل ہیں:

مسند طیالسی، رقم ۹۱۲۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۱۷۰۹۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۷۳۷۷، ۲۷۳۷۸۔ مسند احمد، رقم ۱۹۹۰، ۱۹۸۹۶، ۱۹۹۱۵۔ سنن دارمی، رقم ۲۴۴۴۔ سنن ابی داؤد، رقم ۲۳۸۲۔ مسند بزار، رقم ۳۱۳۰، ۳۱۴۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۶۹۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۶۹۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۰۷۔

۲۔ اِس روایت کے کئی طریقوں میں اِس جگہ 'أَهْلُ الذِّمَّةِ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھیے: مسند احمد، رقم ۶۵۶۹۔

۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۱۴۸۔ نقیع بن مسروح رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق میں 'بِغَيْرِ حَقٍّ' کے بجاے 'فِيْ غَيْرِ كُنْهِهِ' کے الفاظ ہیں، یعنی بغیر کسی مقصد کے۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۸۳ میں اِنھی سے 'بِغَيْرِ حِلِّهَا' منقول ہے۔ اِن سب تعبیرات کا مدعا ایک ہی ہے۔

۴۔ سنن ابی داؤد، رقم ۲۳۸۲ میں اِس جگہ 'حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّة' ''اللہ اُس پر جنت حرام کر دے گا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۵۴۷ میں 'أَرْبَعِيْنَ عَامًا' کے بجاے 'مِئَةِ عَامٍ' کے الفاظ ہیں، یعنی سو برس، جب کہ مستدرک حاکم، رقم ۱۲۲ میں 'خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ' کے الفاظ ہیں، یعنی پانچ سو برس۔ یہ دونوں طریق نقیع بن مسروح رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[۱] عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ،[۲] وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ".[۳]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں[۱] کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریں گے، نہ اُن کی طرف نگاہ التفات سے دیکھیں گے اور نہ اُنھیں پاک کریں گے[۲] اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک، جو بڑھاپے میں بھی زنا سے باز نہ آئے،[۳] دوسرا، جو بادشاہ ہو کر بھی لوگوں سے جھوٹ بولتا ہو اور تیسرا وہ شخص جس کو مفلسی بھی اِس سے باز نہ رکھ سکے کہ وہ حق کے مقابلے میں اکڑ بیٹھے۔[۴]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ یہ اسلوب اِس لیے اختیار کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کا انجام بیان کرنا پیش نظر ہے، وہ پوری طرح نمایاں ہو جائیں۔ اِس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کے علاوہ کسی دوسرے کا یہ انجام نہیں ہوگا۔ چنانچہ آگے ہم دیکھیں گے کہ بعض دوسرے گناہوں کے مرتکبین کا ذکر بھی اِسی اسلوب میں کیا گیا ہے۔

۲۔ یعنی ایسا بھی نہیں ہوگا کہ اُنھیں تھوڑی بہت سزا دے کر معاف کر دیا جائے۔ اصل میں لفظ 'یُزَکِّیْهِمْ' استعمال ہوا ہے۔ قیامت میں اِس کی یہی صورت متصور ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سورۂ آل عمران (۳) کی آیت ۷۷ میں اہل کتاب کے اُن مجرموں کے لیے بھی یہ لفظ اِسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے جنھوں نے اُس عہد کو توڑ دیا جو اللہ کی شریعت اور آخری پیغمبر کی بعثت سے متعلق اُن سے لیا گیا تھا۔

۳۔ یعنی اِس کے باوجود باز نہ آئے کہ ذہن پختہ ہو چکا، گناہ کے داعیات کمزور ہو گئے، اور جنسی ہیجان کی وہ کیفیت باقی نہیں رہی جس کا تجربہ نوجوانوں کو ہوتا ہے۔

۴۔ یہ اِس لیے فرمایا ہے کہ مال و دولت سے محرومی آدمی کے اندر عاجزی پیدا کرتی اور اُن حجابات کو بالعموم دور کر دیتی ہے جو مترفین کے ہاں حق کے مقابلے میں سرکشی کا باعث بن جاتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند اسحاق، رقم ۱۶۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند احمد، رقم، ۹۲۸۱، ۹۳۸۱، ۱۰۰۱۸۔ صحیح مسلم، رقم ۱۵۹۔ السنن الصغریٰ، نسائی رقم ۴۵۴۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۸۶۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۱۶۰، ۶۱۷۶۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۵۶۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۵۰۵، ۴۹۶۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۸۶۲۲۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ روایت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ ملاحظہ ہو: مسند بزار، رقم ۲۲۳۵ اور رقم ۳۴۳۰۔

۲۔ مسند احمد رقم ۹۳۸۱ میں 'وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ' کے بجاے 'وَالْعَامِلُ الْمَزْهُوُّ'، یعنی متکبر مزدور کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۸۶۲۲ اِس جگہ 'وَلَا إِلَى الْعَجُوزِ الزَّانِيَةِ' کا اضافہ نقل ہوا ہے، یعنی وہ عورت جو بڑھیا ہو کر بھی زنا سے باز نہ آئے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۳ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[1] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ][2] وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ [بِالْفَلَاةِ][3]، يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ،[4] وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ،[5] وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ [فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ بِالْبَقِيْعِ][6]، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطٰى بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا“.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن نہ بات کریں گے، نہ اُن کی طرف نگاہ التفات سے دیکھیں گے اور نہ اُنھیں پاک کریں گے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک وہ شخص جو کسی بیابان میں ضرورت سے زیادہ پانی پر قبضہ جمائے بیٹھا ہو اور مسافر کو اُس سے روک دے[1]۔ دوسرا جو کسی شخص کی بیعت[2] محض دنیا کے لیے کرے،[3] پھر وہ اُس کی خواہش کے مطابق دے دے تو اپنا عہد نباہے اور نہ دے تو بے وفائی کرے۔ اور تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد[4] مدینے یا بقیع کے بازار میں[5] کسی سامان کا بھاؤ تاؤ کر رہا ہو اور اللہ کی قسم کھا[6] لے کہ اُس نے تو اِس کے عوض اتنی اور اتنی قیمت ادا کر رکھی ہے۔ چنانچہ دوسرا اُس پر بھروسا کر کے وہ سامان خرید لے۔

۱۔ یہ جرم عام حالات میں بھی شنیع ہے، لیکن اِس کی شناعت اُس وقت بہت زیادہ ہو جاتی ہے، جب ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اور جس زمانے میں یہ بات کہی گئی، اُس میں یہ ممانعت کسی مسافر کی جان بھی لے سکتی تھی۔

۲۔ اِس سے مراد سیاسی وفاداری کا عہد ہے جو اُس زمانے میں قیام حکومت کے بعد ہر شہری کے لیے کرنا ضروری تھا۔

۳۔ یعنی خدا اور رسول کے حکم پر نظم اجتماعی کو قائم رکھنے کے لیے نہیں، بلکہ حکمران سے مال و دولت، زمین، جایداد، عہدے اور مناصب حاصل کرنے کے لیے۔

۴۔ عصر کے بعد، اِس لیے فرمایا کہ اُس زمانے میں یہی وقت جلد سے جلد سامان بیچ کر دکان بڑھانے کا ہوتا تھا۔ چنانچہ آگے جو جرم بیان ہوا ہے، اُس کے ارتکاب کے زیادہ مواقع بھی اسی وقت پیش آتے تھے۔

۵۔ یہ محض بیان واقعہ ہے، اِس کا جرم کی شناعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۶۔ یعنی جھوٹی قسم کھا لے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۴۸۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِس روایت کودرج ذیل مصادر میں نقل کیا گیا ہے:

مسند احمد، رقم ۲۱۶۱ ۷،۲۷۰۰۱۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۴۷۵۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۹۷، ۲۲۰۷، ۲۴۸۹، ۶۶۹۹، ۶۹۱۶۔ صحیح مسلم، رقم ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱۔ سنن ترمذی، رقم ۱۵۱۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۱۹۸، ۲۸۶۵۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۰۱۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۸۰۶، ۵۸۴۳، ۶۸۶۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۵۴۱، ۴۴۱۰۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۱۳۷۳۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۹۸۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۹۲، ۹۵، ۴۲۰۵، ۴۷۵۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۰۱۷۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۹۷۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۱۶۰۔ اصل روایت میں اِس جگہ 'بِطَرِیقٍ' کے الفاظ ہیں، یعنی راستے میں۔

۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۰۱۷ میں اُس آدمی کے متعلق جو پانی دینے سے انکار کردے، یہ اضافہ بھی نقل ہوا ہے: 'یَقُوْلُ اللّٰہُ: الْیَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي، کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْهُ یَدَاكَ'' ''اللہ تعالیٰ کہیں گے: آج میں تم کو اُسی طرح اپنے فضل سے محروم کررہا ہوں، جس طرح تو نے اُس چیز کے فضل سے محروم کیا تھا جسے تمھارے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا''۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

۵۔ طبری کی تہذیب الآثار، رقم ۱۳۷۳ میں یہ بات اِس اسلوب میں نقل ہوئی ہے: 'إِنْ أَعْطَاهُ وَفٰی، وَإِنْ مَنَعَهُ نَكَثَ'' ''اگر وہ دے دے تو عہد پورا کرے اور دینے سے انکار کردے تو اُس کو توڑ دے''۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۹۷ میں یہ بات اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ یُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ'' ''اگر وہ دے دے تو راضی رہے، اور اگر دینے سے انکار کردے تو ناراض ہو جائے''۔ طحاوی کی مشکل الآثار، رقم ۲۹۸۵ میں نقل ہوا ہے کہ اِس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران (۳) کی آیت ۷۷ تلاوت فرمائی۔ آیت یہ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا، اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ.

''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں، اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، اور اللہ قیامت کے دن نہ اُن سے بات کرے گا، نہ اُن کی طرف نگاہ التفات سے دیکھے گا اور نہ اُنھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا، بلکہ وہاں اُن کے لیے ایک دردناک سزا ہے''۔

۶۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۹۵۔ مسند احمد، رقم ۷۱۰۰۱ میں اِس جگہ یہ اضافہ ہے: 'وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ

بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا ''اور وہ شخص جس نے عصر کے بعد سامان بیچنے پر قسم کھائی، مطلب یہ ہے کہ جھوٹی قسم کھائی''۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۹۷ میں بیان ہوا ہے کہ اِس کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران (۳) کی وہی آیت تلاوت فرمائی جو اوپر نقل ہوئی ہے۔ اِس سے غالباً یہ اشارہ مقصود تھا کہ اللہ کو گواہ ٹھیرا کر اللہ سے جھوٹ بولا جائے یا بندوں سے، اُس کا نتیجہ قیامت میں ایک ہی ہوگا۔

— ۴ —

عَنْ أَبِي ذَرٍّ[1] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ"، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ فَقَالَ: "[الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ[2]، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ]"[3].

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ نہ بات کریں گے، نہ قیامت کے دن اُن کی طرف نگاہ التفات سے دیکھیں گے اور نہ اُنھیں پاک کریں گے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ابوذر کہتے ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ، کون ہیں وہ لوگ؟ وہ تو پھر سخت نقصان اور خسارے میں پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا: ایک وہ احسان جتانے والا جو کوئی چیز بھی دے تو لازماً احسان جتاتا ہے[1]۔ دوسرا جو جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچتا ہے اور تیسرا جو اپنا تہ بند (متکبرانہ) نیچے لٹکائے رکھتا ہے[2]۔

۱۔ یہ، ظاہر ہے کہ آخری درجے کی دناءت ہے جس کے ساتھ کسی شخص کے لیے جنت کے دروازے نہیں کھل سکتے۔

۲۔ اِس باب کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب جاہلی میں متکبرین کا یہ عام طریقہ تھا کہ لمبا قمیص پہنیں گے، پگڑی کا شملہ کمر سے نیچے تک لٹکا ہوا ہوگا، تہ بند ٹخنوں سے اِس قدر نیچے ہوگا کہ گویا آدھا زمین پر گھسٹ رہا ہے۔ روایتوں میں 'اسبال' کا لفظ اِسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں لباس کی اِسی وضع پر وعید

سنائی ہے۔ اور اِس لیے سنائی ہے کہ تکبر من جملہ کبائر ہے اور مستکبرین کے بارے میں قرآن نے تصریح کر دی ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہوسکتا ہے، لیکن کوئی مستکبر جنت میں نہیں جا سکتا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً سنن دارمی، رقم ۲۴۲۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کو درج ذیل مصادر میں نقل کیا گیا ہے:

مسند طیالسی، رقم ۴۶۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۱۶۰۴، ۲۴۲۱۹، ۲۶۰۰۸۔ مسند احمد، رقم ۲۰۸۰۰، ۲۰۸۸۶، ۲۰۹۱۱، ۲۰۹۵۴، ۲۴۲۱۹۔ سنن دارمی، رقم ۲۵۲۴۔ صحیح مسلم، رقم ۱۵۷۔ سنن ترمذی، رقم ۱۱۲۸۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۵۶۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۱۹۹۔ مسند بزار، رقم ۳۴۳۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۹۳۲۱، ۱۰۵۰۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی رقم ۲۵۲۹، ۴۴۰۶، ۴۴۰۷۔

۲۔ صحیح مسلم، رقم ۱۵۷۔ صحیح مسلم، رقم ۱۵۸ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تین مرتبہ تلاوت فرمائی۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۲۱۹ میں 'فاجر' کی جگہ 'کاذب' نقل ہوا ہے۔ دونوں کا مدعا ایک ہی ہے۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفٰى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي.

بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط ١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**.ط ١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط ١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى**.ط ١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**.ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط ١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط ١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط ١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرىٰ**. ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org